سوال

(878)امام دعاے قنوت جہراً پڑھے یا سرّی، مقتدی صرف آمین کہے یا دعا بھی کرسکتا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ہم نمازِتراویح کے بعد وِتر باجماعت ادا کرتے ہیں۔ حنفی دعاے قنوت سراً پڑھتے ہیں۔ امام کو دعاے قنوت جہراً پڑھنی چاہیے یا سراً۔ مقتدی صرف آمین کہیں گے یا دعا بھی کرسکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

امام قنوت اونچی آواز سے پڑھے۔ حضرت حسن کا بیان ہے۔ ابی بن کعب قنوت لوگوں کو سناتے تھے۔ الفاظ یوں ہیں :

’حَتّٰی یُسمِعَهُمُ الدُّعَائَ۔ کِتَابُ قِیَامِ اللَّیلِ، بَابُ رَفعَ الصَّوتِ فِی الدُّعَائِ فِی القُنُوتِ‘ (مختصر قیام اللیل : ۳۲۶/۱)

امام کی دعاکے سماع کی صورت یمقتدی صرف آمین کہے اور عدمِ سماع کی صورت میں دعا پڑھے۔ ’’قیام اللیل‘‘ میں امام احمد رحمہ اللہ سے اس طرح نقل ہوا ہے اور امام اسحاق کا کہنا ہے۔

’یَدعُوالاِمَامُ وَیُؤَمِّنُ مَن خَلفَهٗ۔‘

’’امام دعاکرے اور مقتدی آمین کہے۔‘‘

امام محمد بن نصر مروزی نے قیام اللیل میں اسی بات کو اختیار کیا ہے۔

(بَابُ تَاْمِینِ المَامُومِ خَلفَ الاِمَامِ اِذَا دَعَا فِی القُنُوتِ)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:743

محدث فتویٰ